© rasailojaraid.com

حضرت مولانا صوفی عبد الحمید سواتی

حضرت لقمانؒ کی حکیمانہ باتیں

حکمت کی ایک عام تعریف اس طرح بھی کی جاتی ہے من اتقن العلم والعمل بقدر طاقتہ یعنی حکیم وہ شخص ہے جس نے اپنے علم اور عمل دونوں کو پختہ کر لیا۔ دانشور وہی آدمی ہو گا جس کے علم کے ساتھ عمل بھی ہو۔ وگرنہ بے عمل آدمی حکیم نہیں ہو سکتا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے یہ حکمت یعنی فہم و فراست، دانائی اور عقلمندی حضرت لقمانؒ کو وافر مقدار میں عطا فرمائی تھی، جن کا ذکر تمام مفسرین، مورخین اور دانشور کرتے ہیں۔ ان کی عجیب و غریب مثالیں اور حکمت کی باتیں ان کے صحیفہ میں موجود ہیں۔

امام بیضاویؒ اور بعض دوسرے مفسرین نے اس کو نقل کیا ہے کہ ایک موقع پر حضرت داؤد علیہ السلام نے حضرت لقمانؒ سے کہا کہ بکری ذبح کر کے اس کے گوشت کا بہترین حصہ میرے پاس لاؤ۔ آپ نے تعمیل حکم کی، بکری ذبح کی اور اس کا دل اور زبان حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیا۔ کچھ وقفہ کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام نے پھر حکم دیا کہ ایک بکری ذبح کرو اور اس کے گوشت کا بدترین حصہ میرے پاس لاؤ۔ حضرت لقمانؒ نے بکری ذبح کی اور دوسری دفعہ بھی دل اور زبان کا گوشت ہی پیش کیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ تم نے بہترین اور بدترین چیزوں میں دل اور زبان کو ہی کیسے تسلیم کیا؟ کہنے لگے، حضرت! اگر انسان کا دل اور زبان درست ہے تو اس سے پاکیزہ چیز انسانی جسم میں اور کوئی نہیں۔ اور اگر یہ دونوں خراب ہو جائیں تو پھر ان سے بری چیز بھی کوئی نہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر قلب میں نور ایمان ہے، توحید اور نیکی کی باتیں ہیں اور زبان سے بھی اچھی باتیں ادا ہو رہی ہیں تو پھر ان دونوں سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں اور اگر دل میں کفر، شرک، کینہ، بغض، عناد اور نفاق ہے اور زبان سے فحش کلامی ہوتی ہے تو ان سے بڑھ کر بری چیز بھی کوئی نہیں، غرضیکہ لقمانؒ نے یہ نہایت ہی حکیمانہ بات کی۔

مولانا رومیؒ نے یہ حکایت اپنی مثنوی میں بیان کی ہے کہ حضرت لقمانؒ غلام تھے۔ آپ کے آقا نے بعض دوسرے غلاموں کے ہمراہ آپ کو اپنے باغ کی حفاظت پر مامور کیا۔ اس دوران باقی غلام تو باغ سے پھل توڑ توڑ کر کھاتے رہے۔ مگر حضرت لقمانؒ نے بالکل کچھ نہ کھایا کیونکہ وہ اسے امانت میں خیانت سمجھتے تھے۔ ایک موقع پر آقا باغ میں آیا تو اسے پھل کا کچھ گرا پڑا حصہ ملا۔ دریافت کرنے پر باقی غلاموں نے کہا کہ یہ پھل لقمانؒ نے توڑ کر کھایا ہے۔ جب آپ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے کہا، اے آقا! آپ ہم سب خادموں کو گرم پانی پلا کر دوڑنے کا حکم دیں تو آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ سب نے قے کی جس سے کھائے ہوئے پھل کی نشاندہی ہو گئی۔ صرف لقمانؒ کی قے ایسی تھی جس میں سے پانی کے سوا کچھ برآمد نہ ہوا، اور مالک کو پتہ چل گیا کہ سارے غلاموں میں سے صرف آپ ہی امانتدار ہیں۔

مشہور ہے کہ لقمان نے کہا کہ میں نے بہت سے نبیوں کی زیارت کی ہے۔ بنی اسرائیل کے دور میں انبیاء کثرت سے آتے تھے اور خود لقمانؒ کی عمر بھی ایک ہزار سال تھی لہٰذا ان کی بہت سے انبیاء سے ملاقات بعید از قیاس نہیں۔ فرماتے ہیں کہ ان انبیاء کے اقوال میں سے میں نے آٹھ باتوں کو خوب یاد کیا ہے اور وہ یہ ہیں

(۱) اگر تم نماز کی حالت میں ہو تو دل کی حفاظت کرو۔ (۲) اگر کھانے پر بیٹھے ہو تو حلق کی حفاظت کرو اور ضرورت سے زیادہ نہ کھاؤ۔ (۳) اگر کسی غیر کے گھر میں جانا ہو تو آنکھوں کی حفاظت کرو۔ (۴) اگر لوگوں کے درمیان بیٹھے ہو تو زبان کی حفاظت کرو۔ (۵) ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو۔ (۶) ہر وقت موت کو یاد رکھو۔ (۷) کسی اپنے یا غیر کے ساتھ احسان کرو تو بھول جاؤ۔ (۸) جو تیرے ساتھ برائی کا سلوک کرے، اس کو بھی بھول جاؤ اور کسی کے سامنے تذکرہ نہ کرو۔

کسی نے حضرت لقمانؒ سے پوچھا، حضرت! آپ اس مرتبہ تک کیسے پہنچے کہ اللہ نے آپ کو بڑی فہم و فراست عطا کی ہے۔ فرمایا

(۱) اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے (۲) امانت کی ادائیگی کی وجہ سے (۳) سچ بولنے سے (۴) لایعنی باتوں کے ترک سے

پھر کسی نے پوچھا، لقمانؒ! تم فلاں خاندان کے غلام تھے، تم میں فہم و فراست، عقلمندی، دانشوری اور فرزانگی کیسے آ گئی؟ اس کو امام ابن کثیرؒ نے بھی اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ حضرت لقمانؒ نے فرمایا کہ مجھے یہ چیزیں اس وجہ سے حاصل ہوئی ہیں کہ میں نے

(۱) نگاہ کو ہمیشہ نیچا رکھا ہے۔ (۲) زبان کو فضول باتوں سے روکا ہے۔ (۳) خوراک کو صحیح بنایا ہے۔ (۴) اپنے ناموس کی حفاظت کی ہے۔ (۵) سچ بولا ہے۔ (۶) عہد کو پورا کیا ہے۔ (۷) مہمان کی عزت کی ہے۔ (۸) پڑوسی کی حفاظت کی ہے۔ (۹) لایعنی چیزوں کو ترک کیا ہے۔

© rasailojaraid.com